غرض سن سنکے ان باتونکو زینب ہاتھ ملتی تھی
دلے یہ شہ کے دل سی موت کی خواہش ابلتی تھی
بسان شمع ماتم غم سے وہ رو رو کے جلتی تھی
کہ انکے ہر بن مو سے صدا یہ ہی نکلتی تھی
خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم

کہون کیا آگے سودا جب یہ باتین شاہ کرتی تھی
جگر کے ٹکڑے آکر چشم سی بر مین ٹھہرتے تھے
جو سامع وان کھڑے تھے انکو دامن خون سے بھرتی تھی
اجل جنکی نہ تھی سو بھی یہ مصرع سنکے مرتے تھے
خدا کیواسطے زینب مرا جینا نچا ہو تم

مرثیہ مخمس ترجیع بند

کشتہ گردید زجور فلک بے ادبی
با رفیقان و عزیزان شہادت طلبی
تشنہ لب بر لب دریا شہ عالی نسبی
چہ بگویم بتو اے دل کہ ز قوم عربی
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

کیا بیان تجھسے کرون اب مین والا یہ غم و درد
خویش و فرزند و رفیق اسکے گئے فرد افرد
جو جگر گوشہ حیدر پہ ہوا روز نبرد
یاد مین انکی یہ کہتا ہون مین بھر بھر دم سرد
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

شہ بہفتاد و دو تن اور عدو جمع کثیر
دیکھے یون سر کو شہادت کا لیا تاج و سریر
جان شیرین دی سبھونے صغیر اور کبیر
دفتر غم مین یہ تا حشر کرین گے تحریر
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

مرضی حق سے تو اک دم نہ ہوا وہ باہر
لذت تشنگی تھی اس کو شراب کوثر
سر فرازی اسنے سمجھا جو ہوا نیزے پر
جیسا وہ آپ غرض ویسا ہی اسکا لشکر
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

بھوک مین انکے رفیقون نے تو لوہا چابا
کوئی ایسا نہوا اسنے بجد و آبا
آب شمشیر سے پیاس اپنی کو سب نے دابا
غیر آن شہ جو کہے بیٹی سے مت مر بابا
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

خواہش حق سی تو منھ پھیرنا تھا اسنے بعید
باپ کو بیٹے کے مرنے پہ تھی ہر دم تاکید
اک ہوا ایک کی چھاتی پہ قدم رکھکے شہید
غرض ایسی تو زمانے مین نہ دید و نہ شنید

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

ہر جوان سے کہ میں کہوں دلکا عطش سے کیا حال
وہم ناقص میں تو اسے ہی گذرے ہے خیال
سینہ نیزوں سے ہوا ابھی ہے آپکا حال
ہر نبی سے بیسے حق کہ محمدؐ کی یہ آل

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

کٹ گئی جب رخا کاٹ کے لاکھوں حلقوم
آ کے میدان میں مسلح دو جہان کے مخدوم
نہ تو اکبر ہی رہا ان میں نہ اصغر معصوم
یوں کہا یاد کروگے یہ تو اے قوم شوم

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

آگے احوال شہادت ہے کروں کیونکہ بیان
پہونچا جب منزل مقصد کو شہ ہر دو جہان
کس طرح سے نکلے جھنوں میں جبین پر جوان
یہ ندا ارض و سماء سے ہوئی با آہ و فغان

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

ہے روایت کہ ہوا جنگ کا جب دم اتمام
رہیو شاہد جو ہوا آج کے دن مجھ سے کام
شمر ملعون یہ لگا کہنے کہ اے مردم شام
سر یہ کاٹا ہے میں جسکا بحصول انعام

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

بارے یہ دیکھیے کیا بخشے یزید اب مجھکو
اتنے دینار لوں جتنے ہیں مرے تن پہ مو
خلعت و اسپ جو دے لطف کروں اسکو رد و
سر کو لیجا کے کہوں گا میں کہ تیرا یہ عدو

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

جمع غارت کا لگا کرنے وہ پھر زیور و مال
دیکھ وہ مال خوشی دلکو ہوئی اسکے کمال
سب پھر اکٹھا کیا رکھا نہ جدا اک رومال
یوں لگا کہنے کہ یار دیہ ہے جسکا اموال

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

جب لگے کھلنے شہیدوں کی کمر سے ہتھیار
ہر طرح کی جو لگا جنس کا ہونے انبار
دیدہ مریخ کا اسوقت ہوا تھا خونبار
سب لگے کہنے کہ اللہ ری تیری سرکار

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

آخر الامر اس اموال کو اونٹوں پہ لاد
سر شہ نیزے پہ تھا سب سروں کے پیش نہاد
با اسیران طرف شام چلے اہل عناد
جہاں جاتا تھا وہ سر ہوتی تھی وہاں یہ فریاد

بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

سرِ شہ آگے سرون کے جو سرِ شام چلا
لرزی اُس آن زمین آئی کہ تا عرش ہلا
تن رہا سب کا پڑا خاک میں اور خون میں گلا
ہاتھ سے ہاتھ ملائک نے یہ کہہ کے ملا
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

آیا اُس قافلہ کے جنگھڑ لی مقتل سرِ راہ
اشقیا کتنے جو اُس قافلے کے تھے ہمراہ
بیٹھے سب اہل حرم رو رو کے با نالہ و آہ
وہ بھی کہنے لگے تو تھکو کی طرف کر کے نگاہ
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

لاش پر بھائی کی زینب نے کہا رو رو زار
قایم اب تک ہے سمیت رفقا وہ سالار
کل تلک یہ تھا کہ دو سر کی زبان سے اظہار
آج یوں کہتے ہیں یاں دیکھ کے تجھے راہگذار
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

تشنہ لب ذبح کیا تجکو چھوڑا کر کے وطن
سامنے تیرے موئی کیوں نہ یہ ماں جائی بہن
نہ تجھے گور ملی یاں نہ دیا تجھکو کفن
کہ ہو جگ میں تو اور حق میں ترے ہو یہ سخن
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

کربلا کے مرے ای بھوکے پیاسے مہمان
بیٹونگی جب تئیں جیونگی سن اے میری جان
جاؤں تیرے تن صد چاک کے ہر دم قربان
تجکو اور تیرے رفیقوں کو یہی کر کے بیان
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

دفن ہوتا تو اگر اور ترے جانثاران
بیٹھتے ہو کے مجاور جو کوئی آ کر یاں
مقبرہ یاں ترا بنتا انھوں کی گورستان
پوچھتے روضہ ہے کسکا تو یہ کہتے بفغان
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

لگ کے اُس سینۂ صد پارہ سے پھر زین عباد
نہ رہا تو یہ رہے گا یہ سخن خلق کو یاد
بولا رو رو کے پدر خوش ہو تمہیں از اہل عناد
تا ابد امر خدا جگ میں بآل امجاد
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

حال ظاہر کا یہ پہونچا کہ ہیں سب کو ناظر
پر جو تو نے کیا ہو کے رضا پر شاکر
حق ہو پر رتبہ باطن سے ہمارے ماہر
لوح ایوب سے کے آل نبی میں صابر
بادشاہے عجبی بود و سپاہے عجبی

پا بزنجیر گلا طوق میں گو ہے میرا
جو جو تجھ ہم پہ ہوا اور بھی ہو بہتیرا

حق کی مرضی سے تو میدان مین نہ تین منھ پھیرا
رن یہ بولے گا شہا دیکھ تردد تیرا

بادشاہ ہے عجبی بود و سبا ہے عجبی

کشتی آل نبی چرخ نے کی طوفانی
اور پینے نہ دیا ہم مین کسی کو پانی
بات پر امر الٰہی کی جو تو نے مانی
خلق اس امر مین کہتی ہے تجھے لاثانی

بادشاہ ہے عجبی بود و سبا ہے عجبی

طوق گردن مین ہے گو میری یہ تجھسے بھاری
راہ چلنے مین لہو ہو گئے پاے جاری
بیٹھکر تو نے وہ شمشیر پر ان مین ماری
عمر بھر یاد کرین گے تجھے قوم ناری

بادشاہ ہے عجبی بود و سبا ہے عجبی

مرتبہ ہیگا ہمین اُس سے نہین ہم مایوس
سر پہ ننگا ہے اگر خار کرین ہین پابوس
پیاس مین یکہ گر اشک آنکھوں سے گو لگتی ہین چوس
صبر اتنا وہ نہین کرتی جو تھے یہ افسوس

بادشاہ ہے عجبی بود و سبا ہے عجبی

چپ ہو سودا تو نکر اب یہ بیان جانکاہ
سننے والوں کے لہو ٹپکے ہے آنکھوں کی راہ
مغفرت کو تری در بادشہ عالی جاہ
بس ہے اتنا ہی کہ رو رو کے سبحان اللہ

بادشاہ ہے عجبی بود و سبا ہے عجبی

مرثیہ مسدس ترجیع بند

ہان آخر کی دن اور رین
رو رو کرتی ہین یہ بین کو
ہاے رے اصغر ابن حسین
کس کو دیکھین گے یہ نین

تجھ بن میرے نور العین
کیونکر ہو اس دل کو چین

کرتی تھی مین تجھکو پیار
ہوتی تھی یہ جان نثار
تو میرا تھا گل کا ہار
کن نے ظالم لا تجھکو مار

تجھ بن میرے نور العین
کیونکر ہو اس دل کو چین

کیون تو پڑا اس جا پہ نڈھال
کیونکر لاگی تیر کی بھال